احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 12- مئی 2000ء

روزنامہ

CPL 61

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

PH: 0092 4524 213029

جمعہ 12- مئی 2000ء - 7 صفر المظفر 1421 ہجری - 12- ہجرت 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 106

حسن اخلاق کی دعا

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کرتے تھے۔

اے اللہ تو نے مجھے خوبصورت شکل و شباہت عطا کی ہے اب میرے اخلاق بھی حسین اور دلکش بنادے۔

(مسند احمد - مسند المکثرین من الصحابہ حدیث نمبر 3632)

ارشادات عالیہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

ایسے شخص کی طرف حقیقی اخلاق منسوب نہیں کر سکتے جس پر اسباب طبعیہ حیوانوں اور بچوں اور دیوانوں کی طرح غالب ہیں اور جو اپنی زندگی کو قریب قریب وحشیوں کے بسر کرتا ہے بلکہ حقیقی طور پر نیک یا بد اخلاق کا زمانہ اس وقت سے شروع ہوتا ہے کہ جب انسان کی عقل خدا داد پختہ ہو کر اس کے ذریعہ سے نیکی اور بدی یا دو بدیوں یا دو نیکیوں کے درجہ میں فرق کر سکے۔ پھر اچھے راہ کے ترک کرنے سے اپنے دل میں ایک حسرت پاوے اور برے کام کے ارتکاب سے اپنے تئیں متندم اور پشیمان دیکھے اور یہ انسان کی زندگی کا دوسرا زمانہ ہے جس کو خدا کے پاک کلام قرآن شریف میں نفس لوّامہ کے نام سے تعبیر کیا ہے۔ مگر یاد رہے کہ ایک وحشی کو نفس لوامہ کی حالت تک پہنچانے کے لئے صرف سرسری نصائح کافی نہیں ہوتیں بلکہ ضروری ہوتا ہے کہ اس کو خدا شناسی کا اس قدر حصہ ملے جس سے وہ اپنی پیدائش بے ہودہ اور لغو خیال نہ کرے تا معرفت الٰہی سے سچے اخلاق اس میں پیدا ہوں۔ اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے ساتھ ساتھ سچے خدا کی معرفت کے لئے توجہ دلائی ہے اور یقین دلایا ہے کہ ہر ایک عمل اور خلق ایک نتیجہ رکھتا ہے جو اس کی زندگی میں روحانی راحت یا روحانی عذاب کا موجب ہوتا ہے اور دوسری زندگی میں کھلے کھلے طور پر اپنا اثر دکھائے گا۔ غرض نفس لوامہ کے درجہ پر انسان کو عقل اور معرفت اور پاک کانشنس سے اس قدر حصہ حاصل ہوتا ہے کہ وہ برے کام پر اپنے تئیں ملامت کرتا ہے اور نیک کام کا خواہش مند اور حریص رہتا ہے۔ یہ وہی درجہ ہے کہ جس میں انسان اخلاق فاضلہ حاصل کرتا ہے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 ص 331)

غرض جس قدر انسان کے دل میں قوتیں پائی جاتی ہیں جیسا کہ ادب۔ حیا۔ دیانت۔ مروت۔ غیرت۔ استقامت۔ عفت زہادت۔ اعتدال۔ مواسات یعنی ہمدردی ایسا ہی شجاعت۔ سخاوت۔ عفو۔ صبر۔ احسان۔ صدق۔ وفا وغیرہ جب یہ تمام طبعی حالتیں عقل اور تدبر کے مشورہ سے اپنے اپنے محل اور موقعہ پر ظاہر کی جائیں گی تو سب کا نام اخلاق ہو گا اور یہ تمام اخلاق درحقیقت انسان کی طبعی حالتیں اور طبعی جذبات ہیں اور صرف اس وقت اخلاق کے نام سے موسوم ہوتے ہیں کہ جب محل اور موقعہ کے لحاظ سے بالارادہ ان کو استعمال کیا جائے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 ص 333)

محترم عبدالحکیم اکمل صاحب وفات پاگئے

○ احباب جماعت کو نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ ہالینڈ سے مکرم امیر صاحب کی بذریعہ فیکس اطلاع کے مطابق مکرم عبدالحکیم اکمل صاحب سابق مربی سلسلہ ہالینڈ مورخہ 10- مئی بروز بدھ وفات پاگئے۔ انکی عمر 69 سال تھی۔ مکرم اکمل صاحب مرحوم کو ایک لمبا عرصہ تک ہالینڈ میں خدمت سلسلہ کی توفیق ملی۔ پہلی بار آپ ستمبر 1957ء میں بطور مربی ہالینڈ تشریف لے گئے اور پھر متعدد بار مرکز کی زیارت کے بعد آپ کو وہاں بطور مربی تشریف لے جانے کی توفیق ملتی رہی۔ ستمبر 1994ء تک آپ اس مشن کے مربی انچارج کے فرائض سر انجام دیتے رہے ریٹائرمنٹ کے بعد آپ ہالینڈ میں ہی قیام پذیر رہے۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے آپ کی میت آپ کی بیوی اور بچے مورخہ 13- مئی کو بغرض تدفین ربوہ لا رہے ہیں۔ احباب سے موصوف کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محترم مولانا محمد دین صاحب کو سپرد خاک کر دیا گیا

○ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع دی جا چکی ہے کہ سلسلہ احمدیہ کے فدائی اور مخلص دیرینہ خادم' متوکل علی اللہ' اور تقویٰ شعار مربی جماعت احمدیہ محترم مولانا محمد دین صاحب 9- مئی 2000ء کو اس دنیائے فانی سے کوچ فرما گئے۔

موصوف کا جنازہ 10- مئی کو بیت مبارک میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے پڑھایا جس میں اہل ربوہ کی کثیر تعداد کے علاوہ فیصل آباد کے احباب نے بھی شمولیت فرمائی۔

محترم مولانا موصوف موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور خارجہ' صدر مجلس انصار اللہ نے دعا کروائی۔

محترم مولانا موصوف کے والد صاحب کا نام حاجی احمد دین تھا آپ 1928ء میں بستی رنداں

باقی صفحہ 7 پر

مرتبہ حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 100

ریکارڈشدہ:۔28۔اکتوبر1995ء
کلاس نمبر107

الف لیلہ

فرمایا الف لیلہ کی کہانی ساری دنیا میں مشہور ہے۔ شاید ہی دنیا میں کوئی ملک ہو جس میں یہ کلاسیکل کہانی نہ ہو۔ ایسا کلاسیک ہے جس کی دنیا میں مثال نہیں ہے۔ لکھنے والے کا دماغ بہت بڑا تھا مگر وہ عاجز انسان تھا اس نے کہانیاں لکھیں اور اپنا نام نہیں لکھا۔ اس میں کوئی تکبر نہیں اور اپنا نام نہیں لکھا اور ویسے ہی چلا گیا۔

اس کا پس منظر کچھ یوں بیان کیا جاتا ہے غالبًا بغداد میں یا عراق کے علاقے میں ایک ظالم بادشاہ رہتا تھا۔ ظالم ہونے کے ساتھ ساتھ کچھ بیوقوف بھی تھا۔ اس کو کہانیاں سننے کا بہت شوق تھا۔ ہر رات نئی دلہن لاتا اس سے ساری رات کہانی سنتا اور صبح اسے جلاد کے حوالے کر دیتا اور وہ اسے قتل کر دیتا۔ جہاں کوئی خوبصورت لڑکی نظر آتی اس کا پیغام بھیج دیتا۔ سارا ملک اس کے ظلم سے تنگ تھا۔ سارے ملک میں کہرام مچا ہوا تھا۔

ایک دفعہ اسے ایک غریب شخص کی خوبصورت لڑکی پر نظر پڑ گئی اور اس نے حکم دے دیا کہ اسے آج رات میرے گھر بھیج دیا جائے۔ اس کا والد بہت پریشان ہو گیا ماں کا بھی برا حال تھا۔ مگر وہ لڑکی بہت دلیر اور عقلمند تھی اس نے اپنے ماں باپ کو تسلی دلائی کہ آپ فکر نہ کریں سب ٹھیک ہو جائے گا۔ چنانچہ جب وہ بادشاہ کے گھر چلی گئی تو اس نے کہا کہانی سناؤ۔ چنانچہ اس لڑکی نے کہانی شروع کی اور آدھی رات کو ختم کر دی اور پھر ایک اور دلچسپ کہانی شروع کر دی کہانی سناتے سناتے صبح ہو گئی اور کہانی ابھی ختم نہیں ہوئی تھی۔ بادشاہ کو الو کی طرح دن کو نیند آتی تھی چنانچہ اسے نیند نے آلیا اور اس نے اس لڑکی سے کہا کہ آج تمہیں قتل نہیں کرواتے کل سہی۔ رات کو پھر اس نے بقیہ کہانی سننے کی فرمائش کی لڑکی جو بہت ہوشیار تھی اس نے آدھی رات کو کہانی ختم کر کے ایک اور کہانی شروع کر دی چنانچہ وہ اسی طرح کرتی رہی اور ایک ہزار اور ایک کہانیاں چلتی رہیں۔

دن گزرتے گئے حتیٰ کہ بادشاہ کو اس سے محبت ہو گئی اور اس کی عقلمندی اور قابلیت کی وجہ سے اس نے یہ فیصلہ کیا کہ اسے قتل نہیں کروائے گا۔ انہیں کہانیوں میں سے ایک کہانی "علی بابا چالیس چور" ہے۔

علی بابا ایک لکڑہارا تھا وہ جنگل سے لکڑیاں کاٹا کرتا تھا۔ ایک دفعہ اس نے دیکھا کہ کچھ گھوڑ سوار بوریاں لاد کر ایک جگہ لائے ہیں اور انہوں نے وہاں ایک بہت بڑے پتھر نما دروازے کو کہا کھل جا سم سم کھل جا سم سم چنانچہ وہ کھل گیا۔ لکڑہارا ایک درخت کے پیچھے چھپا ہوا یہ منظر دیکھ رہا تھا۔ جب ڈاکو جو گھوڑوں پر سوار تھے چلے گئے تو لکڑہارے نے بھی آکر کہا کھل جا سم سم کھل جا سم سم۔ چنانچہ پتھر پرے ہٹ گیا اور اس نے اندر جا کے دیکھا تو اتنا خزانہ تھا۔ سونا، چاندی جواہرات اتنے ہیرے جواہرات تھے کہ نظر ٹکتی نہیں تھی۔ وہ تو حیران ہو گیا۔

چنانچہ وہاں سے وہ جلدی جلدی باہر آگیا اور باہر آکر اس نے کہا۔ بند ہو جا سم سم۔ چنانچہ وہ بند ہو گیا۔

گھر جا کر اس نے سوچا کہ کس طرح یہ خزانہ حاصل کروں۔ وہاں سے آتے ہوئے وہ کچھ نہ کچھ اپنی جیبوں میں ہیرے جواہرات بھر کے لے آیا تھا۔ گھر آکر اس نے رازداری سے اپنی بیگم کو کہا کہ کہیں سے ترازو لے کر آؤ۔ وہ اتنا غریب تھا کہ اس کے گھر میں ترازو بھی نہیں تھا۔ جس گھر سے اس کی بیوی ترازو مانگنے گئی وہ عورت بہت چالاک تھی اس نے کہا یہ تو بہت غریب لوگ ہیں ضرور کوئی بات ہے ان کو تو کھانے کو کچھ نہیں ملتا۔ آٹھ آنے روپیہ لکڑیوں کا بمشکل ملتا ہے۔ اس نے ترازو کیا کرنا ہے۔ چنانچہ اس عورت نے باٹ کے نیچے کوئی ایسی چیز چپکائی کہ جب وہ لوگ تولیں گے تو کچھ نہ کچھ اس کو بھی لگ جائے گا۔

جب لکڑہارے نے اپنی جیبوں سے ہیرے جواہرات نکالے اور ان کو تولا تو لکڑہارے کی بیوی تو حیران رہ گئی اور اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ اس نے کہا ہیں یہ کیا۔ بہرحال انہوں نے تول کے ترازو واپس کر دیا۔ جب ترازو واپس کیا تو اس کے باٹ کے ساتھ کچھ ذرے لگے رہ گئے اور ہمسائی کو پتہ لگ گیا کہ ان کے پاس کوئی قیمتی جواہرات ہیں۔ چنانچہ اس ہمسائی نے اپنے خاوند کو ساری بات بتائی کہ علی بابا کے پاس پتہ نہیں کہاں سے کیا خزانہ ہاتھ لگ گیا ہے۔ اور پتہ نہیں اس کے پاس کیا آگیا ہے۔ جب علی بابا دوسرے دن جنگل کی طرف گیا تو ہمسائی کا خاوند بھی اس کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔

حضور انور نے فرمایا باقی آئندہ بتاؤں گا۔

نشان

فرمایا رفیع شاہ صاحب نے کھانا بنایا ہے وہ باورچی نہیں ہیں اپنا کام کرتے ہیں اچھے قابل آدمی ہیں لیکن ہمارے سارے کام جماعت کے مفت ہوتے ہیں۔ کوئی ڈاکٹر ہے کوئی انجینئر ہے۔ کوئی اکاؤنٹنٹ ہے۔ زائد وقت میں آکر کوئی باورچی بن جاتا ہے کوئی برتن دھونے والا بن جاتا ہے کوئی روٹیاں پکاتا ہے۔ یہ

جماعت احمدیہ کا نشان ہے۔ سب برابر ہو جاتے ہیں کوئی بڑا آدمی، چھوٹا کوئی نہیں رہتا سب بھائی بن کے خدمت کرتے ہیں۔ عورتیں بھی خدمت کرتی ہیں۔ رفیع شاہ صاحب نے کھانا پکانا سیکھ لیا ہے۔ بہت چوٹی کا کھانا پکاتے ہیں۔ ماہر ہیں۔ یہ انہوں نے بنایا ہے۔

■■■■■■■■■■■■■

ارض و سما کے مالک پھر بارشیں عطا کر

نظر کرم خدایا اشجار مر رہے ہیں
روئیدگی کے سارے آثار مر رہے ہیں

کتنے اداس جنگل ہیں پیاس پیاس جنگل
جیسے کہ جاں بلب ہیں بیمار مر رہے ہیں

کیا راگ گائیں پنچھی جب آگ پائیں پنچھی
دیپک سلگ رہے ہیں، ملہار مر رہے ہیں

ارض و سما کے مالک پھر بارشیں عطا کر
دریا سسک رہے ہیں، گلزار مر رہے ہیں

اے یار جاودانی دے آسماں سے پانی
مچھلی تڑپ رہی ہے سنسار مر رہے ہیں

اللہ تیرے بندے برکھا کے ملتجی ہیں
کھیتوں میں لہلہاتے شہکار مر رہے ہیں

اے شان بے نیازی کچھ ہو کرم نوازی
تشنہ ہے تیری دھرتی جاں دار مر رہے ہیں

مبارک احمد عابد

ایک کرامت ایک نشان

حضرت منشی ظفر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ منشی اروڑا صاحب۔ محمد خاں صاحب اور خاکسار قادیان سے رخصت ہونے لگے۔ گرمیوں کا موسم تھا اور گرمی بہت سخت تھی۔ اجازت اور مصافحہ کے بعد منشی اروڑا صاحب نے کہا کہ حضور گرمی بہت ہے۔ ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ پانی ہمارے اوپر اور نیچے ہو۔ حضور نے فرمایا خدا قادر ہے۔ میں نے عرض کی حضور یہ دعا انہیں کے لئے فرمانا میرے لئے نہیں کہ ان کے اوپر نیچے پانی ہو۔ قادیان سے یکہ سے سوار ہو کر ہم تینوں چلے تو خاکروبوں کے مکانات سے ذرا آگے نکلے تھے کہ یکدم بادل آکر سخت بارش شروع ہو گئی۔ اس وقت سڑک کے گرد کھائیاں بہت گہری تھیں۔ تھوڑی دور آگے جا کر یکہ الٹ گیا۔ منشی اروڑا صاحب کے اوپر نیچے پانی اور وہ ہنستے جاتے ہیں۔

(رفقاء احمد جلد 4 ص101)

فوری بارش

شیخ محمد حسین صاحب لاہور فرماتے ہیں۔

ایک مجلس میں حاضرین میں کسی نے کہا کہ آپ دعا کریں بارش ہو کیونکہ بارش کے نہ ہونے کی وجہ سے قحط کے آثار نظر آرہے ہیں۔ آپ نے نہ دعا کی نہ کوئی جواب دیا اور باتیں ہوتی رہیں پھر اسی نے یا کسی اور نے بارش کیلئے دعا کو کہا مگر پھر بھی آپ نے کوئی توجہ نہ کی کچھ دیر کے بعد پھر تیسری دفعہ کسی نے دعا کے لئے کہا تو آپ نے ہاتھ اٹھائے اس وقت چاند کی روشنی ہو رہی تھی اور آسمان بالکل صاف تھا بادل کا نام و نشان نہ تھا جونہی آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے ایک چھوٹی سی بدلی نمودار ہوئی اور بارش کی بوندیں پڑنی شروع ہو گئیں اور آپ نے دعا ختم کی تو بارش بند ہو گئی بارش صرف چند منٹ ہی ہوئی اور آسمان صاف ہو گیا یہ واقعہ میری موجودگی میں ہوا۔

(روزنامہ الفضل 11۔ ستمبر 98ء)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

سلسلہ رفقاء

سہیل احمد ثاقب صاحب

حضرت منشی امام الدین صاحب پٹواری

رفیق حضرت مسیح موعود

حضرت منشی امام الدین صاحب پٹواری 1863ء میں میاں حکم دین صاحب قوم آرائیں کے ہاں اپنے آبائی گاؤں "قلعہ درشن سنگھ" میں پیدا ہوئے۔ یہ گاؤں بٹالہ سے قریباً چار میل ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم موضع "دیال گڑھ" ضلع گورداسپور میں پائی' اور پرائمری کا امتحان پاس کرکے مزید تعلیم کے لئے گورداسپور چلے گئے' اور کچھ عرصہ وہاں تعلیم حاصل کرنے کے بعد محکمانہ امتحان پاس کرکے بطور پٹواری ملازم ہوگئے اور قریباً 35 سال تک نیک نامی کے ساتھ ملازمت کرنے کے بعد سبکدوش ہوئے۔

27 اور 28۔اکتوبر 1949ء کی درمیانی شب آپ کا انتقال ہوا۔

بیعت کے وقت کا نظارہ

اپنی بیعت کے وقت کا جو نظارہ منشی امام الدین صاحب نے اپنی روایات لکھواتے ہوئے بیان کیا وہ آپ کے اپنے الفاظ میں یہ ہے۔ "میں نے 1894ء میں حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کی۔ شام کی نماز کے وقت تک اخویم منشی عبدالعزیز صاحب اور بھائی جمال الدین صاحب سیکھوانی میرے ساتھ تھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد منشی صاحب موصوف نے میری طرف اشارہ کرکے (حضرت اقدس کی خدمت میں) عرض کیا۔ حضور ان کی بیعت لے لیں حضور نے فرمایا اندر آجائیں۔ جب میں اکیلا بیت الفکر میں گیا تو حضور ایک چارپائی کی پائنتی کی طرف بیٹھ گئے' اور مجھے چارپائی کے سرہانے بیٹھنے کا ارشاد فرمایا۔ میں پہلے تو جھجکا' مگر حضور کے دوبارہ ارشاد فرمانے پر بیٹھ گیا۔ اور حضور نے بیعت لی۔ حضور کا یہ برتاؤ دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ کہاں وہ پیر جن کے برابر کوئی بیٹھ نہیں سکتا۔ اور کہاں اللہ تعالیٰ کا مسیح موعود جو ایک ناچیز خادم کو چارپائی کے سرہانے بٹھاتا ہے۔ اخویم منشی عبدالعزیز صاحب گو کمرے کے اندر داخل نہیں ہوئے تھے' لیکن باہر سے یہ نظارہ دیکھ رہے تھے۔"

(رفقائے احمد' جلد اول ص 98)

سلسلہ کے لئے غیرت

آپ سلسلہ اور حضرت مسیح موعود اور بزرگان سلسلہ کی شان میں کسی قسم کی گستاخی ہرگز برداشت نہ کرسکتے تھے۔ ایک دفعہ آپ کے ایک افسر کے منہ سے سلسلہ کے خلاف نازیبا الفاظ نکل گئے۔ آپ نے تمام لوگوں کے سامنے اسی وقت سختی سے اس بات کی تردید کی' اور کہا کہ میں ہرگز اس کی پرواہ نہ کروں گا کہ آپ میرے افسر ہیں' اور کوئی ایسی گستاخی برداشت نہیں کروں گا۔ آپ کی اس جرأت کا یہ اثر ہوا کہ اس افسر نے علی الاعلان ندامت کا اظہار کیا۔ اور پھر کبھی سلسلہ کے خلاف ایسے نازیبا الفاظ نہ کہے۔ یہ افسر اپنی آخری عمر تک احمدیت میں تو داخل نہ ہوئے' لیکن کبھی ان کے متعلق یہ شکایت پیدا نہ ہوئی کہ انہوں نے سلسلہ کے خلاف کوئی نازیبا الفاظ استعمال کئے ہوں۔

(رفقائے احمد جلد اول ص 104)

چندوں میں باقاعدگی

منشی صاحب حسب توفیق مالی لحاظ سے بھی سلسلہ کی خدمت کرتے رہتے تھے' بلکہ ہر قسم کی تحریکات میں اپنی طاقت سے بڑھ کر حصہ لیتے تھے دوران ملازمت میں بھی اور اس کے بعد بھی۔ چنانچہ تحریک جدید میں بھی حصہ لیتے رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں بعض چندوں کی ادائیگی کا ذکر بھی اخباروں میں پایا جاتا ہے۔

(رفقائے احمد جلد اول ص 105)

آپ کے عزم و استقلال کی ایک مثال

آپ کے عزم اور استقلال کا اس امر سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کو حقہ پینے کی بہت عادت تھی۔ ایک دن قادیان آئے ہوئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خلافت کا ابتدائی زمانہ تھا۔ حضور نے حقہ کی مذمت بیان کی اس وقت سے عزم کرلیا کہ حقہ کبھی نہ پیوں گا۔ اس کے بعد کبھی حقہ کو ہاتھ تک نہ لگایا۔ شروع میں بیمار بھی ہوگئے کئی لوگوں نے مشورہ دیا کہ حقہ آہستہ آہستہ چھوڑیں۔ لیکن آپ نے کہا کہ اب کبھی استعمال نہیں کروں گا۔ اور پھر اس کے بعد کبھی استعمال نہ کیا بلکہ کئی لوگوں سے یہ عادت چھڑوائی۔

(رفقائے احمد جلد اول ص 105)

ادائیگی جمعہ کے لئے قادیان آتے رہنا

جمعہ کی نماز کی خاطر بلاناغہ قادیان پہنچتے جمعہ کے روز صبح اپنے گاؤں سے پیدل چل کر قادیان آتے اور نماز جمعہ کے بعد واپس پیدل چل کر ہی گاؤں کو چلے جاتے۔ سخت سردی یا سخت گرمی کی پرواہ نہ کرتے اور برسات میں بارش سے بچنے کا سامان کرلیتے.... قادیان میں آپ کو دیکھا گیا کہ سوائے سخت مجبوری کے ہمیشہ نماز باجماعت ادا کرتے پہلی صف میں امام کے پیچھے قریب بیٹھا کرتے اور اس قدر باقاعدگی سے نماز باجماعت ادا کرتے کہ اگر کسی نماز میں بوجہ مجبوری نہ آسکتے تو تمام دوست پوچھنے لگتے کہ آج منشی صاحب نہیں آئے کیا وجہ ہے؟

(رفقائے احمد جلد اول ص 103)

قرآن کریم سے محبت

قرآن کریم کی تلاوت ہمیشہ باقاعدگی کے ساتھ کرتے تھے مگر قادیان میں مقیم ہوجانے کے بعد کثرت تلاوت کی وجہ سے بسااوقات چھٹے ساتویں روز قرآن کریم کا ایک دور ختم کرلیا کرتے تھے۔ قرآن مجید سے آپ کی محبت اس امر سے ظاہر ہے کہ آخری بیماری میں جب آپ خود تلاوت نہ کرسکتے تھے اور بالکل کمزور ہوگئے تھے تو اپنے نواسے حافظ مسعود احمد صاحب سے قرآن مجید سنا کرتے تھے۔

(رفقائے احمد جلد اول ص 103)

خلافت سے وابستگی

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وفات کے وقت باوجود اس کے کہ منشی صاحب کے تعلقات ان لوگوں سے جو مرکز کو چھوڑ کر لاہور چلے گئے تھے دوستانہ تھے' آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ثابت قدم رہے۔ آپ قادیان جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے آئے ہوئے تھے کہ حضور کی وفات کا علم ہوا۔ اس روز گاؤں واپس چلے گئے اور دوسرے روز بال بچوں سمیت قادیان آکر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کی۔ ایک عرصہ تک غیر مبایعین آپ کو "پیغام صلح" اور اپنا دوسرا لٹریچر بھجواتے رہے لیکن آپ کی وابستگی خلافت کے ساتھ بڑھتی ہی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور خاندان حضرت مسیح موعود کے ساتھ آپ کو بے حد عشق تھا اور اپنی اولاد کو بھی اس بات کی تلقین فرمایا کرتے تھے کہ جب تک تمہاری وابستگی اس خاندان کے ساتھ رہے گی تم ترقی کرتے رہو گے۔

(رفقائے احمد جلد اول ص 102)

چند روایات

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے لکھتے ہیں۔

منشی امام الدین صاحب سابق پٹواری حال حلقہ دارالرحمت قادیان نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فراست دی گئی تھی۔ کہ حضور کو بعض دفعہ دوسرے شخص کی دل کی بات کا علم ہوجایا کرتا تھا۔ جس وقت میرا لڑکا ظہور احمد پیدا ہوا۔ تو میں قادیان میں آیا۔ بیت مبارک میں چند دوست بیٹھے تھے۔ میں نے ان سے ذکر کیا۔ کہ میں چاہتا ہوں۔ کہ میرے لڑکے کا نام حضور میرے بڑے لڑکے نثار احمد کے نام پر رکھیں۔ لیکن میرا بھی یہی خیال تھا۔ اور دوسرے احباب نے بھی کہا کہ حضور عموماً والد کے نام پر بچہ کا نام رکھتے ہیں۔ اس لئے غالباً اب بھی حضور ایسا ہی کریں گے۔ حافظ حامد علی صاحب نے حضور کو میرے آنے کی اطلاع دی۔ اور بچہ کی پیدائش کا بھی ذکر کیا۔ حضور مسکراتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ اور مجھے مبارکباد دی۔ اور فرمایا کہ اس کا نام ظہور احمد رکھیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ میاں امام الدین صاحب نے جو یہ کہا ہے کہ حضور کو دل کی بات کا علم ہوجاتا تھا۔ اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ حضرت صاحب عالم الغیب تھے۔ کیونکہ غیب کا علم صرف خدا کو حاصل ہے۔ البتہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے (مامور) سے تربیت کا کام لینا ہوتا ہے۔ اس لئے بعض اوقات اللہ تعالیٰ ایسا تصرف فرماتا ہے کہ لوگوں کے دل میں جو خیالات کی رو چل رہی ہوتی ہے۔ اس سے انہیں اطلاع دے دی جاتی ہے۔

(سیرۃ المہدی حصہ سوم ص 25 روایت نمبر 556)

اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے لکھتے ہیں۔

حضرت منشی امام الدین صاحب سابق پٹواری نے مجھ سے بیان کیا کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی والے مقدمہ زیر دفعہ 107 کی پیشی دھاریوال میں مقرر ہوئی تھی۔ اس موقعہ پر میں نے حضرت مسیح موعود سے عرض کیا کہ حضور محمد بخش تھانیدار کہتا ہے۔ کہ آگے تو مرزا مقدمات سے بچ کر نکل جاتا رہا ہے۔ اب میرا ہاتھ دیکھے گا۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ "میاں امام الدین! اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔" اس کے بعد میں نے دیکھا۔ کہ اس کے ہاتھ کی ہتھیلی میں سخت درد شروع ہوگئی۔ اور وہ اس درد سے تڑپتا تھا۔ اور آخر اسی نامعلوم بیماری میں وہ دنیا سے گزر گیا۔

"خاکسار عرض کرتا ہے کہ لیفٹیننٹ ڈاکٹر غلام احمد صاحب آئی ایم ایس نے جو کہ محمد بخش صاحب تھانیدار کے پوتے ہیں' مجھ سے بیان کیا کہ ان کے دادا کی وفات ہاتھ کے کاربنکل سے ہوئی تھی۔"

(سیرۃ المہدی حصہ سوم ص 46 روایت نمبر 560)

جماعت احمدیہ نائجیریا کا

پچاسواں (گولڈن جوبلی) جلسہ سالانہ

رپورٹ :حبیب احمد صاحب مشنری انچارج نائجیریا

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ نائجیریا کا پچاسواں (گولڈن جوبلی) جلسہ سالانہ 3 تا 5 ستمبر 1999ء اپنی تمام اعلیٰ روایات کے ساتھ بخیر و خوبی منعقد ہوا۔ جماعت احمدیہ نائجیریا کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج گھانا کو مرکزی نمائندہ بنا کر بھجوایا جو جلسہ سے دو روز قبل نائجیریا پہنچ گئے تھے۔

یہ جلسہ حسب روایت جامعہ احمدیہ الارو کے وسیع و عریض میدان میں ہوا۔ سارا میدان بڑی بڑی قناتوں اور خیموں کے ساتھ بھرا ہوا تھا انتظام جلسہ کے مختلف شعبہ جات کچن' سٹور' بیت الخلاء' رہائش' کارپارک' بازار' دفاتر اور نمائش وغیرہ کے لئے الگ الگ جگہ مقرر تھیں۔

جلسہ گاہ چار حصوں میں منقسم تھا۔ مردانہ جلسہ گاہ' زنانہ جلسہ گاہ۔ اسی طرح ناصرات اور اطفال کے لئے الگ الگ جلسہ گاہ مہیا کی گئی تھی۔ چاروں جلسہ گاہ کے اپنے اپنے اجلاسات پروگرام کے مطابق جاری رہے۔ سوائے افتتاحی اور اختتامی پروگرام کے جو مرکزی جلسہ گاہ مردانہ سے ریلے کئے گئے۔

سیمینار

جلسہ سے ایک روز قبل 2۔ستمبر بروز جمعرات سیمینار منعقد کیا گیا جس میں مختلف علاقوں میں کامیاب دعوت الی اللہ کے متعلق بحث کی گئی۔ نئے احمدیوں کی تعلیم و تربیت اور جماعتی نظام میں منسلک کرنے کے متعلق بڑی مفید گفتگو ہوئی۔ اس سیمینار کے آخر پر مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب نے اپنی نصائح سے نوازا۔

تعداد حاضرین

اس سال حاضری خدا تعالیٰ کے فضل سے توقع سے بڑھ کر رہی۔ کل شرکاء جلسہ کی تعداد 32'737 تھی جس میں 8808 مرد' 4250اطفال 14550 لجنات اور 3625 ناصرات شامل تھیں۔ سات سال سے کم عمر کے بچوں اور زائرین کی تعداد اس کے علاوہ تھی۔ جبکہ گزشتہ سال حاضری 17500 تھی۔

فارغ التحصیل حفاظ

اس سال جلسہ کے موقعہ پر 12 طلباء حافظ کلاس کو سرٹیفکیٹ تقسیم کئے گئے۔ تین سال قبل نائجیریا میں جامعہ احمدیہ کے تحت حافظ کلاس کا باقاعدہ آغاز کیا گیا تھا جس میں 24 طلباء کو داخلہ ملا۔ ان میں سے 12 طلباء نے مقررہ مدت سے قبل قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ ان کو جلسہ سالانہ کے دوران اسناد دینے کا فیصلہ کیا گیا جو مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب نے تقسیم کیں۔ حفاظ نے قرآن مجید کے بعض حصے زبانی پڑھ کر بھی سنائے۔ یاد رہے کہ یہ مدرسہ تحفیظ القرآن مکرم حافظ مصلح الدین Opayemi کے تحت چل رہا ہے جنہوں نے ربوہ سے حافظ کلاس سے تعلیم حاصل کی ہے۔

ان کے ساتھ معلم خلیل الرحمٰن کام کر رہے ہیں۔ اس سال یعنی 2000ء میں اس کلاس کے لئے نیا داخلہ متوقع ہے۔

اہم شخصیات کی شمولیت

اس جلسہ میں چیف اولوسیگون اسوبا (Olusegun Osoba) گورنر آف اوگن سٹیٹ (Ogan State) اپنے ساتھیوں کے ساتھ شامل ہوئے۔ جلسہ کے انتظامات اور اتنی بڑی تعداد اور ہجوم کے نظم و ضبط سے بہت متاثر ہوئے اور اڑھائی لاکھ نائرے بطور عطیہ جلسہ سالانہ کے انتظامات کے لئے دیئے۔ اسی طرح لیگوس سٹیٹ کے گورنر نے اپنے دو نمائندے (1) مستقل سیکرٹری آف لیگوس سٹیٹ Alh.R.O.Jaiyesimi اور (2) ڈائریکٹر آف ہوم آفیرز آف لیگوس سٹیٹ مسز Alhaja F.T.Afolabi جلسہ میں بھجوائے۔ گورنر آف لیگ سٹیٹ نے دو لاکھ نائرا جماعت کو بطور عطیہ دیا۔

چیئرمین Yewa Sauth آف لوکل گورنمنٹ الحاجی S.Kayode Adewole نے وعدہ کیا کہ اگلے سال جلسہ کے لئے شامیانے قناتیں وغیرہ ان کی لوکل گورنمنٹ تحفتہً مہیا کرے گی۔

اس کے علاوہ اور بھی کئی ایک ممتاز شخصیات نے جلسہ میں شمولیت کی۔ ان سب اہم شخصیات یا نمائندوں نے اپنے اپنے پیغامات بھی پڑھ کر سنائے جن میں جماعت کی خدمات کو سراہا گیا تھا۔

مجالس سوال وجواب

جلسہ کی کارروائی کا اہم حصہ مجالس سوال و جواب اور نومبائعین کے تاثرات پر مشتمل پروگرام تھے جو بہت دلچسپی کا موجب رہے۔ سوالات سے اندازہ ہوتا تھا کہ جماعت کا پیغام خدا تعالیٰ کے فضل سے دور دور تک پہنچ رہا ہے۔

بعض نومبائعین نے اپنے احمدی ہونے کے واقعات اور احمدیت قبول کرنے کے بعد وہ جن مشکلات میں سے گزرے ان کا ذکر کیا۔ ایک پادری جو جماعت میں داخل ہوا کہنے لگا کہ اگرچہ میں دین کی خوبیوں کا قائل تھا لیکن فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ کس جماعت میں شامل ہوں۔ جونہی جماعت احمدیہ کا لٹریچر پڑھا دل مطمئن ہو گیا کہ ہاں یہی جماعت ہے جس میں شامل ہونا چاہئے اس نے اپنا چرچ بھی جماعت کو دے دیا ہے اور اب وہاں بیت الذکر بنانے کا پروگرام ہے۔

دوران جلسہ پنجگانہ نمازوں کی باجماعت ادائیگی کے علاوہ خصوصیت سے باجماعت نماز تہجد بھی ادا کی جاتی رہی اور درس قرآن و حدیث اور مختلف تقاریر کے پروگرام بھی ہر لحاظ سے بہت مفید اور کامیاب رہے۔

افسر جلسہ سالانہ مکرم الحاج احمد الحسن صاحب کی نگرانی میں تمام شعبہ جات نے خوش اسلوبی سے اپنے فرائض انجام دیئے۔ بک سٹال اور تصاویر کی نمائش احباب کے لئے دلچسپی کا موجب بنی رہی۔

اختتامی تقریر میں مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب نے گولڈن جوبلی جلسہ کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ کی طرف سے مبارکباد کا پیغام پہنچایا اور خصوصیت سے برکات خلافت کے مضمون کو احباب کے سامنے رکھتے ہوئے اس بابرکت نظام سے گہری وابستگی اور اطاعت کی طرف توجہ دلائی۔ الحمدللہ کہ جماعت نائجیریا میں بیداری کی ایک نئی لہر دوڑ گئی ہے اور وہ تربیت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے نئے عزم اور ولولہ کے ساتھ اس جلسہ سے رخصت ہوئے ہیں۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کی برکات کو دائمی فرماوے اور جماعت احمدیہ نائجیریا دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتی چلی جائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 21-اپریل 2000ء)

بقیہ صفحہ 5

اثرات ماضی میں بنی نوع انسان کے لئے کسی قیامت سے کم نہ تھے۔ یہاں تک کہ بچہ کی ولادت کے بعد زچہ کی شرح اموات اتنی اونچی تھی کہ بچہ کی پیدائش گویا موت کی وادی سے عورت کا زندہ بچ کر نکل آنا تھا۔ (Pasteur) پاسچر نے یہ تو دریافت کر لیا تھا کہ انفیکشن جراثیم کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جو زخم کے راستے جسم کے اندر داخل ہو کر تباہی مچا دیتے ہیں اور عمل جراحی اور بچہ کی ولادت کے دوران استعمال ہونے والے ڈاکٹری اوزاروں کو کاربالک ایسڈ سے اچھی طرح دھو کر استعمال کرنے کے نتیجہ میں انفیکشن کی شرح میں ناقابل یقین حد تک کمی واقع ہو گئی تھی۔ لیکن ان بیماریوں کا کیا کیا جائے جن میں جراثیم جسم کے اندر موجود ہونے کی وجہ سے بیماری پیدا کرتی ہو۔ جن میں مریض کے ڈاکٹر کے پاس پہنچنے سے قبل ہی زخم سیپٹک Septic ہو چکا ہو یعنی جراثیم اندر داخل ہو چکے ہوں۔ ایسے مریض کے جسم میں کاربالک ایسڈ جراثیم کش ادویہ تو داخل نہیں کی جا سکتی تھیں کیونکہ وہ تو مرض کو ختم کرنے کے ساتھ ہی مریض کو بھی ختم کر دیں گی۔ چنانچہ جنگ عظیم دوم کے وقت میں یہ مسئلہ بہت زیادہ گمبھیر ہو گیا جبکہ ہزاروں کی تعداد میں زخمی فوجی اس وقت ہسپتال پہنچائے جاتے تھے جب کہ ان کے زخم سیپٹک ہو چکے ہوتے تھے اور ان کا کوئی علاج نہ تھا۔ الیگزانڈر فلیمنگ Alexander Flemming نے اپنی لیبارٹری میں ایک شیشے کی پلیٹ پر ریسرچ کی غرض سے انفیکشن پیدا کرنے والے جراثیم ایک کالونی کی صورت میں جمع کر رکھے تھے۔ وہ کئی سال سے ان جراثیم کے خلاف کوئی موثر دوائی تلاش کر رہا تھا لیکن ناکام اور سخت پریشان تھا۔ کچھ دیر کے لئے اس کو لیبارٹری سے باہر جانا پڑا۔ جب واپس آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ پلیٹ کے ایک کونے سے جراثیم مر کر جگہ بالکل صاف ہو چکی ہے وہ حیران و ششدر رہ گیا کہ کیا ماجرا ہے۔ خوردبین سے دیکھا تو کہیں سے ڈبل روٹی کا ایک باسی ذرہ جس پر پھپھوندی لگی ہوئی تھی ہوا میں اڑتا ہوا کھڑکی کے راستہ اندر آیا تھا اور پلیٹ کے ایک کونے میں جراثیم کے درمیان گرا پڑا تھا جہاں سے جراثیم صاف ہونے لگے تھے۔ بس پھر کیا تھا اس نے ڈبل روٹی لی اس پر پھپھوندی اگائی اور جب اس کا پانی نکال کر جراثیم پر ٹپکایا تو جہاں قطرہ گرتا جراثیم فوراً سکڑ جاتے۔ لیجئے سب سے پہلی جراثیم کش دوائی پنسلین Penicillin دریافت ہو گئی۔ اسی اصول پر گوشت اور دیگر اجناس کی پھپھوندی کا کلچر تیار کر کے مختلف لیبارٹریوں میں دھڑا دھڑ مختلف "مائی سین" بننے لگیں جن کے آج بازار میں انبار لگے ہیں۔

قربانی کی اہلیت کو بڑھانے کے ذرائع اور نصائح

○ تحریک جدید کے ضمن میں اس کی عظمت اور عالمگیر ذمہ داریوں کا تقاضا ہے کہ اگر ہمیں زیادہ قربانی کرنے کی استطاعت نہیں تو اپنی استطاعت کو بڑھانے اور اپنی قربانی کو معیاری بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ سیدنا حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

"آج (دین حق) کے لئے قربانیوں کا زمانہ ہے اور ایسا زمانہ ہے کہ ہمیں چاہئے کہ (دین حق) کی خاطر قربانی کرنے کی غرض سے جائز خواہشات کو بھی جہاں تک ہو سکے چھوڑیں۔ جب تک ایسا نہ کیا جائے (دین حق) کو ترقی حاصل نہیں ہو سکتی پس جن لوگوں کے قلوب میں محبت ہے' (دین حق) کی خدمت کا احساس ہے' ان کو چاہئے کہ وہ اپنی زندگیوں کو سادہ بنائیں اور ایسا بنائیں کہ زیادہ سے زیادہ خدمت (دین حق) کرنے کے قابل ہو سکیں اور دنیا میں حقیقی مساوات قائم کر سکیں جس کے بغیر دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔"

(مطالبات ص 27

(وکیل المال اول

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

قدرت کی فیاضیاں

خدا تعالیٰ نے اس وسیع کارخانہ قدرت میں بظاہر نہایت حقیر اور معمولی چیزوں میں جنہیں ہم عام طور پر بے فائدہ سمجھ کر نظرانداز کر دیتے ہیں ایسے ایسے خواص رکھے ہوئے ہیں کہ جب ان کے بارے میں ہمیں علم ہوتا ہے تو وہ چیزیں ہماری زندگی میں انقلاب آفریں کردار ادا کرنے لگتی ہیں۔ یہ مضمون تو بہت ہی وسیع ہے۔ یہاں نمونے کے طور پر صرف تین چیزوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو انتہائی حقیر ہونے کے باوجود بنی نوع انسان کے لئے قدرت کی طرف سے بیش بہا تحفہ سے کم نہیں ہیں۔ ان سے خدا تعالیٰ کی صفت خالقیت کے عظیم الشان جلوے ہمارے سامنے آتے ہیں کہ اس رحیم و کریم ہستی نے تو قدم قدم پر ہمارے لئے نعمتوں کے ڈھیر لگا رکھے ہیں شرط صرف اتنی ہے کہ ہم ان نعمتوں کو تلاش کریں جیسا کہ خود خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ زمین و آسمان کی تخلیق پر غور کرو (اس میں ہمارے لئے دینی و دنیوی جواہر پوشیدہ ہیں) اور بسا اوقات انسان قدرت کے رموز و اسرار کو خود نہیں پا سکتا۔ بلکہ اتفاقی طور پر یا حادثاتی طور پر اچانک کوئی جواہر پارہ ہمارے سامنے آجاتا ہے جیسے خدا تعالیٰ نے خود چھپر پھاڑ کر ہمیں محض اپنی عنایت سے کوئی خزانہ عطا فرما دیا ہو۔ خیال کیا جاتا ہے کہ 99 فیصد قوانین قدرت اور خواص اشیاء کا علم انسان کو حادثاتی یا اتفاقی طور پر ہی حاصل ہوا ہے۔

ریشمی کپڑا

ریشم کا کپڑا اپنی خوبصورتی نفاست اور مضبوطی کے لحاظ سے ایک خاص شان کا حامل ہے اسی لئے اس کو ریشوں کی ملکہ کہا جاتا ہے۔ اس کا ریشہ مضبوطی کے لحاظ سے مکڑی کے جالے کے تار کی طرح اتنی ہی موٹائی کے فولادی تار سے بھی زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ اس میں اتنی لچک ہوتی ہے کہ بہت دیرپا بن سکے اور اس کا کپڑا باقی سب کپڑوں سے وزن میں ہلکا اور سرد موسم میں پہننے میں گرم ہوتا ہے۔ اس کو رنگنے سے باقی ہر قسم کے کپڑے کی نسبت اس پر زیادہ گہرا رنگ چڑھتا اور نکھار آتا ہے۔ اس پر سلوٹیں بہت کم پڑتی ہیں اور آسانی سے استری کیا جا سکتا ہے۔ اس کو عورتوں اور مردوں کے خالص ریشمی ملبوسات کے علاوہ خالص یا دوسرے ریشوں کے ساتھ مکس کر کے خوبصورت اور پائیدار پردوں اور تکیوں اور گدیوں وغیرہ کے غلاف کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ چین شروع سے ہی ریشم کے دھاگے اور کپڑے کا سب سے بڑا مرکز رہا ہے ریشم کا کیڑا جوان ہونے اور پر نکلنے کی عمر سے پہلے کے لاروا (Larva) سٹیج میں اپنے ارد گرد ایک خول بنتا ہے جو ریشم کے دھاگے پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ شہتوت کے پتوں پر پلتا ہے اس لئے انہی درختوں پر پایا جاتا ہے۔ چین کی ایک کہانی کے مطابق سن 2700 قبل مسیح میں چین کے ایک بادشاہ نے اپنے باغ میں شہتوت کے درختوں کو خراب ہوتے دیکھا تو اپنی ملکہ سے ذکر کیا کہ پتہ کرو کون میرے درختوں کے پتوں کو خراب کر رہا ہے۔ ملکہ نے دیکھا کہ سفید رنگ کے موٹے موٹے کیڑے پتے کھا رہے ہیں اور چمکدار رنگ کے خول بنا رہے ہیں۔ اس نے محض کھیل ہی کھیل میں ایک خول گرم پانی میں ڈال دیا۔ کچھ دیر بعد اس نے اسے نکالا تو ایک باریک دھاگہ اس میں سے کھلنے لگا اور یوں اتفاقاً ریشم کے دھاگہ کا انکشاف ہو گیا اور بعد ازاں اس سے کپڑا بنا گیا تو وہ اپنی خوبصورتی اور مضبوطی میں اپنی مثال آپ تھا۔ پھر کیا تھا بادشاہ نے وسیع پیمانے پر شہتوت کے باغ اگائے اور ریشم کے کیڑے پالنے کے احکام صادر کر دئے اور ساتھ ہی یہ حکم بھی کہ اگر کسی شخص نے چین کے باہر کے کسی شخص کو ریشم کے کیڑے کا راز بتایا تو اس کی سزا موت ہو گی۔ اور یوں تین ہزار سال تک دنیا بھر میں چین ریشم پیدا کرنے والا واحد ملک بنا رہا۔ چین نے مغربی دنیا کے ساتھ ریشم کی تجارت میں بے شمار دولت کمائی اور دمشق اس تجارت کا مرکز بنا رہا اور ایران کے تاجروں نے ریشم چین سے لا کر روم تک اس کی تجارت کرنے میں اپنی اجارہ داری قائم کر لی۔ تقریباً 202 قبل مسیح میں مغربی دنیا میں پہلی بار یہ افواہ سنی گئی کہ ایک پراسرار کیڑا ریشم کا دھاگہ بنتا ہے۔ لیکن سن 550 عیسوی تک مغربی دنیا میں کسی نے اس کیڑے کو نہ دیکھا تھا۔ روم کے بادشاہ کو ایران کی اس تجارت میں اجارہ داری اور وسیع پیمانے پر دولت کمانا ایک آنکھ نہ بھاتا تھا۔ اس نے کئی بار قسطنطنیہ سے چین تک تجارت کا راستہ قائم کرنے کی کوشش کی جو ایران سے ایک طرف کو ہو کر گزرے اور سیدھی چین سے تجارت استوار ہو سکے لیکن کامیاب نہ ہوا۔ آخر اس نے دو راہبوں کو چین بھیجا جنہوں نے اپنی جان کا خطرہ مول لے کر خالی بانس میں ریشم کے لاروے اور شہتوت کے بیج روم بھجوائے اور یوں باہر کی دنیا شہتوت اور ریشم کے کیڑوں سے متعارف ہوئی اور چین اور ایران کی اس میدان میں اجارہ داری ختم ہوئی اور آج یہ ریشم تمام دنیا میں تیار کیا جا رہا ہے۔

ریشم کے دھاگے کی تیاری

جب Larva اپنے ریشم کے خول کے اندر جو تقریباً تین دن مسلسل بننے کے بعد مکمل ہو جاتا ہے۔ جوان ہو کر پیوپا Pupa بن جاتا ہے تو وہ اگر مزید عرصہ خول کے اندر رہنے دیا جائے تو وہ اس کو کئی جگہوں سے کاٹ کر باہر نکل آتا ہے اور یوں دھاگہ خراب ہو جاتا ہے۔ اس لئے صرف چند کیڑوں کو خول کے اندر رہنے دیا جاتا ہے جن سے اگلے موسم میں انڈے حاصل کرنے ہوتے ہیں۔ باقی سب خول گرم پانی میں ڈال کر کیڑوں کو مار دیا جاتا ہے اور پھر تین تین چار چار خول سے اکٹھا تار لے کر اسے دھاگہ کی صورت میں ریلوں پر لپیٹا جاتا ہے کیونکہ ایک خول کا تار بہت زیادہ باریک ہونے کی وجہ سے لپیٹا نہیں جا سکتا۔ اس کے بعد دو دو تین تین دھاگے اکٹھے لے کر ان کے ساتھ چپکنے والا خاص مادہ ملا کر انہیں بل دے کر بٹ لیا جاتا ہے۔ اب یہ مضبوط دھاگے کپڑا بننے کے لئے تیار ہے۔

سلیکان اور سلیکون

Silicon and Silicone

زمین جس مٹی سے بنی ہے وہ بظاہر کتنی معمولی معلوم ہوتی ہے لیکن اس میں اتنی زیادہ خوبیاں پوشیدہ ہیں کہ گنی نہیں جا سکتیں۔ پانی کے ساتھ مل کر نباتات پیدا کرتی ہے اور اس سے اگلے سٹیج پر حیوانات ظاہر ہوتے ہیں مختلف درجہ حرارت اور اندرونی دباؤ کے نتیجہ میں دبے ہوئے جانوروں سے پٹرولیم اور گیس اور لکڑی کے کوئلے کے ذخائر بن جاتے ہیں اور کوئلہ آگے ہیرے کا روپ دھار لیتا ہے۔ مٹی کا حرارت برداشت کرنے کا درجہ حرارت اتنا بلند ہے کہ اس کی کٹھالی بنا کر اس میں سخت سے سخت دھات کو گرم کر کے پگھلایا جا سکتا ہے اس میں حیوانات و نباتات کے جسموں کو گلا سڑا کر آئندہ کی نباتات کے لئے طاقتور کھاد میں تبدیل کرنے کی بے پایاں صلاحیت موجود ہے وغیرہ وغیرہ اس کے ان گنت روپ ہیں۔ انہی مختلف روپوں میں سے ایک سلیکان ہے (Silicon) جو مٹی میں 28 فیصد کی نسبت سے پایا جاتا ہے۔ جب سلیکان آکسیجن کے ساتھ مل کر سلیکان ڈائی آکسائیڈ بناتا ہے تو یہ سطح زمین پر پائی جانے والی سب سے زیادہ چیز ریت کا روپ دھار لیتا ہے جسے سلیکا Silica کہا جاتا ہے۔ اسی عنصر سے آگے چٹانیں اور آتش فشانی لاوا پیدا ہوتا ہے اس سلیکان کی خالص شکل سے الیکٹرک اور الیکٹرانک کے سامان کے لئے سرکٹ۔ ٹرانسسٹر۔ سولر سیلز (Solar cells) جو شمسی توانائی سے بجلی پیدا کرتے ہیں۔ وغیرہ چیزیں بنائی جاتی ہیں۔ سلیکان ڈائی آکسائڈ سے شیشہ تیار کیا جاتا ہے اور سلیکان کاربائڈ دنیا کی سخت ترین چیز ہونے کی وجہ سے لوہے کو رگڑنے اور پالش کرنے والی ریتی کے طور پر کام آتا ہے۔ سلیکان (Silicon) کو دیگر چیزوں میں ملا کر سلیکون (Silicone) تیار کیا جاتا ہے جو قدرت میں پائی جانے والی ہر دوسری چیز سے مختلف ہوتا ہے کیونکہ یہ نامیاتی اور غیر نامیاتی اجزا کا مجموعہ ہے اس میں نامیاتی اجزا تیل۔ ربڑ اور پلاسٹک کی ملاوٹ ریت۔ شیشہ اور پتھر کے غیر نامیاتی اجزا کے ساتھ کی جاتی ہے اور اس تمام مجموعہ کا مرکزی کردار سلیکان ہی ہے۔ سلیکون ٹھوس مائع اور گیس تینوں شکلوں میں تیار کئے جاتے ہیں اور ہزاروں مختلف صنعتوں میں ان کا استعمال ہو رہا ہے اور سائنسدان اس کے زیادہ سے زیادہ مزید مختلف استعمالات دریافت کرنے پر مسلسل ریسرچ کر رہے ہیں۔ بیکریوں اور گھروں میں توے اور فرائنگ پین اور کھانا پکانے کے برتنوں میں آٹا یا سالن چپکنے سے روکنے کے لئے جو میٹیریل Nonstick لگایا جاتا ہے وہ یہی سلیکون ہی ہے۔ اس کو ٹائروں اور ربڑ اور پلاسٹک کی دوسری اشیاء میں شامل کیا جاتا ہے تا کہ وہ باہم جڑنے سے محفوظ رہیں۔ اسے موٹر گاڑیوں۔ فرنیچر اور عینکوں کی پالشوں میں ملایا جاتا ہے تاکہ سوکھنے سے محفوظ رہیں۔ چمڑے اور دیگر پارچہ جات میں اس کو استعمال کرنے سے وہ پانی اور دیگر مائع جات جذب کرنے سے سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ بار بار دھونے اور استری کرنے سے ان کا سلیکون خراب نہیں ہوتا اور اس کے باوجود وہ سخت نہیں ہونے پاتے۔ چونکہ سلیکون انسانی جسم کے لئے مضر نہیں ہیں اور نہ جسم کی رطوبتیں انہیں خراب کرتی ہیں لہٰذا انہیں مصنوعی جسمانی اعضا۔ جیسے چھاتیاں اور دل کے والو بنا کر مستقل طور پر جسم کے اندر لگا دینے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ سلیکون سے بنی grease گریس اور تیل گھڑیوں اور دیگر نازک مشینری میں مستقل چکناہٹ پیدا کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ اینٹوں اور سیمنٹ پر سلیکون لگا دینے سے وہ ہمیشہ کے لئے پانی جذب کرنے سے محفوظ ہو جاتی ہیں لہٰذا ان کو باورچی خانوں اور غسل خانوں میں کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔ رنگ روغن میں سلیکون ملا دینے سے وہ پھولنے اور چھلکے اترنے کی خرابی سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ مکانوں کے باہر دیواروں اور بحری جہازوں پر سلیکون پینٹ کرنے سے وہ 540 درجے سنٹی گریڈ تک کی حرارت کو برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور دھوپ اور بارش کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ سلیکون کو بجلی کی مشینوں میں بطور انسولیٹر Insulator کے استعمال کرنے سے ان کی زندگی سو گنا تک بڑھ جاتی ہے اور کارکردگی بہتر ہو جاتی ہے۔ اس سے 10 ہارس پاور کی مشین 15 ہارس پاور کا کام کرنے لگتی ہے۔ سلیکون سے بنا ربڑ کسی بھٹی میں بھی نہیں پگھلتا اور منفی 79 درجے سنٹی گریڈ کی ٹھنڈک میں بھی نہیں ٹوٹتا۔ اس لئے اس کو بھٹی کے دروازوں کو سیل کرنے' جہازوں اور ٹینکوں کے انجنوں کو بند کرنے اور بحری جہازوں کی ٹیلی فون تاریں تیار کرنے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ الغرض نامیاتی اور غیر نامیاتی مادوں کو ملانے سے ایک محیر العقول نئی چیز پیدا ہو گئی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

انٹی بائیوٹک یا جراثیم کش ادویہ

ان ادویہ کی افادیت سے کون واقف نہیں۔ انتہائی موذی قسم کے امراض اور چوٹوں یا زخموں کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے انفیکشن اور عمل جراحی کے بعد کی کیفیتوں کے جان لیوا

باقی صفحہ 4 پر

معاشیات کا ڈیسک ✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿ کرامت الرحمان صاحب

زر اور زندگی

زر انسانوں میں امتیازی مقام پیدا کرتا ہے زر ہی اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ کون امیر ہے اور کون غریب' زر ہی اس کرہ ارض پر بسنے والے ممالک کو دو گروپوں میں تقسیم کرتا ہے یعنی ترقی یافتہ ممالک اور پسماندہ ممالک۔ زر ہی تو ہے جو معاشرہ میں طبقاتی تقسیم لاتا ہے یعنی شرفا اور غربا وغیرہ زر ہی تو ہے جو انسانوں میں سخی اور کنجوس جیسی اصطلاحات سے روشناس کرواتا ہے۔ زر ہی ایسی شئے ہے جو طبقاتی جنگ کا باعث بنتا ہے۔ زر نے تاریخ انسانیت میں جو رول ادا کیا ہے۔ اس پر بحث کو موضوع سخن بنایا جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کسی طالب علم کے علم میں اضافہ کا موجب بن سکے۔ کسی رکے ہوئے ذہن میں حرکت کا موجب بن سکے۔ کسی قاری کو چند لمحوں کی مسکراہٹیں دینے کا موجب بن سکے۔ کسی نقاد کے تنقیدی جذبہ کو ابھارنے کا موجب بن سکے۔

زمانہ قدیم میں زر جب ابھی دریافت نہیں ہوا تھا تو بارٹر سسٹم کا رواج تھا۔ اس سے مراد ایسا نظام ہے جس کے تحت اشیاء کا تبادلہ اشیاء سے براہ راست کیا جاتا ہے یعنی مال ہی مال کا متبادل اور مال ہی تبادلہ کا ذریعہ ہوتا ہے۔ اس کو "براہ راست نظام تبادلہ" بھی کہا جاتا ہے۔ بارٹر سسٹم میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا جس کی وجہ سے اس نظام کو ترک کرکے زر کو دریافت کرنا پڑا۔ بارٹر سسٹم کی مشکلات میں ضروریات کی دو طرفہ عدم مطابقت۔ مشترکہ معیار قدر کی عدم موجودگی۔ اشیاء کی عدم تقسیم پذیری۔ ذخیرہ قدر کی دقت۔ مستقل ادائیگیوں میں دقت۔ حساب کتاب میں دشواری کی کمی وغیرہ شامل ہیں۔

مختلف وقتوں میں کون سی اشیاء زر کے طور پر استعمال کی گئیں اس کا دارومدار معاشرہ کی ترقی پر ہے۔ جب لوگ شکار پر گزارہ کرتے تھے۔ اس دور میں تیر اور کھالیں وغیرہ زر کے طور پر استعمال کی گئیں۔ اس کے بعد جب کاشتکاری کو فروغ حاصل ہوا تو گندم' چاول اور مویشی وغیرہ زر کے طور پر استعمال کئے گئے۔ بعد ازاں مختلف دھاتیں مثلاً پتیل' چاندی' سونا وغیرہ زر کے طور پر استعمال کیا گیا لیکن بعد میں سونے اور چاندی وغیرہ کے سکے بنائے گئے۔ تاکہ ان کی مقدار اور معیار کا آسانی سے یقین کیا جا سکے۔ لیکن موجودہ دور میں کاغذ کے نوٹ تیار کئے جاتے ہیں کرنسی نوٹ اس دور میں زر کی مقبول ترین صورت ہے بلکہ ترقی یافتہ ممالک میں زر اعتبار مثلاً چیک' ڈرافٹ وغیرہ کے ذریعے زیادہ تر لین دین کیا جاتا ہے۔ گویا کہ بارٹر سسٹم سے اشیاء زر۔ اشیائے زر سے دھاتی زر۔ دھاتی زر سے کاغذی زر اور کاغذی زر سے زر اعتبار تک کی ترقی کو زر کا ارتقاء کہا جاتا ہے۔

زر کیا ہے

اب اس طرف کا رخ کرتے ہیں کہ زر سے کیا مراد ہے۔ زر سے مراد وہ شئے ہے جو آلہ مبادلہ کی حیثیت سے قبولیت عامہ رکھتی ہو۔ اور ساتھ ہی ساتھ پیمانہ قدر اور ذخیرہ قدر کے فرائض بھی سرانجام دیتی ہو۔

جدید نظام معیشت میں زر ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ معاشی اتار چڑھاؤ۔ عدم استحکام پیدا کرنے میں زر کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے۔ زر کی اہمیت اس بات سے واضح ہو جاتی ہے کہ پیدائش دولت' صرف دولت' بچت' سرمایہ کاری' پیدائش آمدنی اور تقسیم آمدنی وغیرہ پر بہت اثر انداز ہوتا ہے۔ گویا زر انفعالی کردار ادا کرنے کی بجائے معاشی سرگرمی معاشی فیصلوں معاشی رجحانات اور معاشی حالات' معاملات کا رخ موڑنے میں بڑا فعال کردار ادا کرتا ہے۔

زر معیشت کا استحکام' معاشی ترقی' قرضوں کا لین دین' صارفین کی سہولت' آجرین کا فائدہ اور بارٹر سسٹم کی مشکلات کا ازالہ کرنے میں مدد دیتا ہے اب لوگ اپنی خدمات اور اشیاء کے عوض زر حاصل کر لیتے ہیں اور اس زر کی مدد سے وہ اپنی ضروریات کی تمام اشیاء خرید لیتے ہیں۔ زر پیمانہ قدر کا کام دیتا ہے۔ اس طرح اشیاء کی قدر و قیمت کو زر کی مدد سے ماپ لیا جاتا ہے۔ اور مختلف اشیاء کی قدروں کا باہمی موازنہ آسانی سے کرایا جاتا ہے۔ اس طرح اشیاء کے تبادلہ کا کام بہت سہل ہو جاتا ہے۔ زر مستقبل کی ادائیگیوں کے معیار کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ زر ذخیرہ قدر کا کام بھی دیتا ہے۔ کیونکہ اشیاء کا ذخیرہ کرنا ممکن نہیں ہوتا ہے۔ زر ایک سیال اثاثہ ہے کیونکہ لوگ اس کی مدد سے اپنی ضروریات کی تمام اشیاء فوری طور پر خرید سکتے ہیں۔ زر انتقال قدر کا ذریعہ ہے اس کی مدد سے کوئی شخص اپنی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کو بڑی آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیل کر سکتا ہے کیونکہ وہ اس کو فروخت کر کے زر حاصل کر سکتا ہے اور اس زر کی مدد سے اپنی جائیداد کسی دوسری جگہ خرید سکتا ہے۔ سرکاری ادائیگیاں اور وصولیاں بھی زر کی معرفت ہوتی ہیں۔ زر حال اور مستقبل کے درمیان ایک رابطہ کا کام کرتا ہے۔

زر کی بہترین شکل

زر پر بحث کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کون سی شئے زر بننے کے لئے زیادہ مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ کسی شئے کے زر بننے کے لئے ضروری ہے وہ قبولیت عامہ رکھتی ہو۔ تاکہ ہر شخص بغیر حیل و حجت کے اس کو لینے کے لئے تیار ہو جائے۔ زر بننے والی شئے کافی پائیدار اور مضبوط ہو۔ پھر یہ شئے ایسی ہونی چاہئے جو کم حجم میں زیادہ مقدار رکھتی ہو۔ اس کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے میں کسی قسم کی دقت نہ ہو۔ یہ شئے ایسی ہونی چاہئے کہ اس کو بآسانی چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کیا جا سکے تاکہ کم مالیت کی اشیاء بھی خریدی جا سکیں۔ وہی شئے عمدہ زر بن سکتی ہے جس کی قدر میں استحکام ہو گا کیونکہ قدر میں تغیرات کی وجہ سے مختلف اشیاء کی قدر کی صحیح پیمائش نہیں کی جا سکتی۔ اس لئے سارا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے اس طرح قدر کا ذخیرہ کرنے اور مستقبل میں ادائیگیاں کرنے میں کافی دقت ہوتی ہے۔ زر بننے کے لئے ضروری ہے کہ اس شئے کی اکائی ہر لحاظ سے یکساں اور ایک جیسی ہو تاکہ اس کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کر کے ان کی مالیت میں تناسب قائم رکھا جا سکے۔ یہ شئے ایسی ہونی چاہئے کہ عام آدمی بھی اس کی شناخت کر سکے۔ بطور زر استعمال ہونے والی شئے کو نرم ہونا چاہئے تاکہ اس کو سکوں میں ڈھالا جا سکے اور اس پر مہر ثبت کی جا سکے۔ بطور زر استعمال ہونے والی شئے کا کمیاب ہونا ضروری ہے۔

نفع و نقصان

اگر کسی کے پاس زر کی مقدار صرف اتنی ہے کہ اس سے وہ صرف اپنی زندگی کو برقرار رکھا جا سکتا ہے۔ تو ایسی صورت میں خدا بہت یاد رہتا ہے۔ اس کے برعکس زر لامحدود مقدار میں آجائے تو اس صورت میں زر کے استعمال کے طریقے ہی زندگی کے ہر پہلو پر اثر انداز ہونے لگتے ہیں۔ صحیح طریقہ زر کے استعمال کا یہ ہے جس سے انسان کو ذہنی تسکین ہو گی کہ اس کو زیادہ سے زیادہ انسانیت کی بہتری پر خرچ کیا جائے کوئی ہسپتال بنا دے جہاں سے غریب بیمار لوگ مفت دوائی لے سکیں۔ کوئی سکول یا کالج بنا دے جہاں غریب بچے مفت تعلیم حاصل کر سکیں۔ اس طرح دکھی انسانیت کی مدد کر کے دلی تسکین حاصل ہو سکتی ہے۔ جسے آج کے نفسا نفسی کے دور میں دلی تسکین مل جائے تو اس جیسا خوش قسمت انسان موجودہ کائنات میں ہو ہی نہیں سکتا۔ دلی تسکین ایک ایسی نعمت ہے جس کو حاصل کرنے کی کوشش میں انسان اپنی ساری زندگی گزار دیتا ہے۔

انسان کا مقصد حیات تو یہ ہی بنتا ہے کہ انسانیت کی خدمت کی جائے ایسی خدمت سے خوشی ملتی ہے لیکن جب وہ مقصد حیات سے ہٹ کر زندگی گزارنا شروع کرتا ہے تو معاشرہ میں مختلف قسم کے مسائل جنم لیتے ہیں پھر ان مسائل کو حل کرنے کی سوچ بچار میں زندگی کا مختصر وقت جو ملا ہے گزر جاتا ہے۔ گزرا ہوا وقت واپس نہیں آیا کرتا۔ ایسی صورت میں پچھتاوا ہی پچھتاوا باقی رہ جاتا ہے۔ پچھتاوے والی زندگی اپنے لئے اور معاشرہ کے لئے ایک عذاب سے کم نہیں ہوا کرتی' عذاب والی زندگی سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنی عارضی زندگی میں ایسے کام کر جائے جس سے بنی نوع انسان کو فائدہ ہو ایسا کرنے کے لئے انسان کو اپنی سوچ میں تبدیلی لانے کی ضرورت ہو گی۔ سوچنے کا انداز ہی تو ہے جس سے انسان اشرف المخلوقات بن جاتا ہے یا درندہ صفت انسان بن جاتا ہے انسان اور جانور میں سوچ ہی ہے جو فرق کرتی ہے۔ سوچ کا انداز انسان کی عارضی زندگی اور مرنے کے بعد کی زندگی کے تعلق کو سمجھنے کا شعور عطا کرتا ہے۔ اگر انسان کو اپنی عارضی زندگی میں لامحدود زر نصیب ہو جائے تو اس کو چاہئے رفاہی کاموں پر اپنے زر کو خرچ کرے جہاں سے ضرورت مند انسانیت فائدہ حاصل کر سکے۔ یہ چیز اس کے سوچنے کے انداز پر انحصار کرتی ہے۔ اور یہی سوچ اس کی عارضی زندگی اور دائمی زندگی کے درمیان جو تعلق ہے اس کو مضبوط بنانے کا باعث بنتی ہے۔

ہر کوئی اپنا خیال رکھے اور ہمیشہ اپنی سوچ میں حقیقتوں کے رنگوں یعنی محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ نیکی کر دریا میں ڈال۔ مشکلات آجائیں تو ڈٹ کر مقابلہ کرو۔ خالی ہاتھ دنیا میں آئے اور خالی ہاتھ دنیا چھوڑ جانا ہے۔ اپنی پوری کوشش کرو اور نتیجہ خدا پر چھوڑ دو۔ خوشیاں ملیں تو کبھی بھی اپنے برے وقت کو مت بھولو۔ حقائق کو مت جھٹلاؤ کی حسین آمیزش کرو۔

آفریدی

○ افغانوں کا مشہور قبیلہ جو خیبر سے چراٹ تک آباد ہیں اور آٹھ ذیلی قبائل کوکی خیل' ملک دین خیل' قنبر خیل' زخہ خیل' سیپائے' اکا خیل' قمری اور آدم خیل میں تقسیم ہیں۔

یہ خود کو قیس عبدالرشید کی نسل میں سے "آفرید" سے منسوب کرتے ہیں۔ محققین کی رائے میں ہیروڈوٹس نے جن اپارتے یا اپریتی لوگوں کا ذکر کیا ہے وہ یہ آفریدی ہی ہیں۔ وہاں انہیں دراز قد' لمبے نیزوں والے سرخ و سفید لوگ قرار دیا گیا ہے۔ بائیبل میں بھی بیت اللحم آفراتاہ کے رہنے والوں کو اپریتی یا افریتی کہا گیا ہے۔ قرآن مجید میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایک ماتحت کو "عفریت من الجن" کہا گیا ہے۔

آفریدی صوبہ سرحد کے قبائل میں سے بہترین جنگجو شمار ہوتے ہیں۔ اسلحہ سازی ان کی خاص صنعت ہے۔ ایک زمانے تک یہ قوم رہزنی کر کے گذر بسر کرتی تھی لیکن اب اکثر لوگ کاروبار کرتے ہیں۔

ان کا مرکزی علاقہ تیراہ ہے جس سے اس قبیلے کو خاص جذباتی وابستگی بھی ہے۔ ان کی ایک وادی کرپہ ہے جو موصل کی وادی خرفہ کی ہم نام ہے۔ ●●●●●●●●●●●

بس

برطانیہ میں گھوڑوں سے چلنے والی بسیں 1829ء میں بنائی گئی تھیں۔ مشین کے استعمال نے گھوڑوں کا استعمال ختم کر دیا۔ چنانچہ 1895ء میں پٹرول سے چلنے والی بس جرمنی کی ایک کمپنی بینز (Benz) نے چلائی۔ شروع کی یہ بسیں چھوٹی اور زیادہ شور کرتی تھیں جو مسافروں کی ہڈیاں ہلا دیتی تھیں۔ لیکن اس کے بعد اگلی صدی میں بے شمار اچھی بسیں منظر عام پر آئیں۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

جاپان کی چین کو دھمکی

جاپان نے چین کو امداد بند کرنے کی دھمکی دے دی ہے۔ جاپانی حکام نے چین کو امداد بند کرنے کی دھمکی ایسے وقت میں دی ہے جب چینی وزیر خارجہ جاپان کے دورے پر ہیں۔ اور چین نے اپنی فوجی قوت بڑھانے کا اعلان کیا ہے۔ جاپان نے یہ دھمکی اس لئے دی ہے کہ جاپان کی دو ٹوک پالیسی ہے کہ وہ فوجی قوت بڑھانے کے خواہاں ممالک کو امداد نہیں دیتا۔ جاپان نے گزشتہ سال چین کو 2ء31۔ ارب ڈالر کی امداد دی تھی۔

باغیوں نے سرکاری فوج کو دبا لیا

سری لنکا کے باغیوں نے سرکاری فوج کے خلاف بعض کامیابیاں حاصل کر لی ہیں۔ خودکش بموں کے حملہ کرنے والے خودکش گوریلے جسموں سے بم باندھ کر سرکاری فوج پر ٹوٹ پڑے اریانی کے مقام پر دفاعی حصار تہس نہس ہو گیا۔ تاملوں نے اہم بحری اڈے کیلالی پر بھی چاروں طرف سے یلغار کر دی۔ فریقین کو بھاری جانی نقصان کا سامنا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ سرکاری فوج دب گئی ہے۔ باغی کسی بھی وقت جافنا پر قبضہ کر سکتے ہیں سری لنکا کی حکومت نے صورت حال کی نزاکت کے پیش نظر ملک میں ایمرجنسی کی مدت ایک ماہ بڑھا دی ہے۔ حکومت اور باغیوں دونوں نے جانی نقصان کے بارے میں خاموشی اختیار کی ہوئی ہے۔

سری لنکا میں مزید فوجی بھرتی

جافنا میں باغیوں سے مقابلہ کرنے کے لئے سری لنکا کی حکومت ساڑھے 22 ہزار نئے فوجی بھرتی کرے گی۔ 225۔ ایم پی ایز میں سے ہر رکن اپنے اپنے حلقے سے 100۔ جوان فوج میں بھرتی کروائے گا تاکہ جافنا میں باغیوں کا بخوبی مقابلہ کیا جا سکے۔

بیرونی مداخلت منظور نہیں

چین نے کہا ہے کہ ہم سری لنکا میں بیرونی مداخلت کی حمایت نہیں کریں گے۔ سری لنکا کو صورتحال سے خود ہی نمٹنا چاہئے۔ چین نے سری لنکا کے حالات پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔

40 روسی فوجی ہلاک کر دیئے گئے

چیچن جانبازوں نے گھات لگا کر 40 روسی فوجی ہلاک کر دیئے۔ روس نے ماہ رواں کے آخر تک اپنے فوجی واپس نہ بلائے تو پورے روس کے خلاف اعلان جہاد کر کے تباہ کن کارروائیاں شروع کر دیں گے۔ یہ دھمکی چیچن جانباز رہنما شامل بسائیوف نے دی ہے۔

آزاد ریاست ناگزیر ہے

بھارتی حکومت کے اتحاد سے تعلق رکھنے والے تامل رہنما نے کہا ہے کہ سری لنکا میں آزاد تامل ریاست کا قیام ناگزیر ہو چکا ہے۔

حکمران پارٹی کا اقتدار خطرے میں

ملائیشیا میں حکمران پارٹی کا 50 سالہ اقتدار خطرے میں پڑ گیا ہے۔ حالیہ انتخابات نے ملک میں سیاسی غلبے کا انداز بدل دیا ہے۔

لبنان میں شام کے خلاف مظاہرہ

لبنان میں شام کے خلاف ایک مظاہرے میں 13۔ افراد زخمی ہو گئے جبکہ متعدد کو گرفتار کر لیا گیا۔ مظاہرین کا کہنا ہے کہ شام کے صدر لبنان کو اپنی کالونی کے طور پر استعمال کر کے ملک میں انتشار پھیلا رہے ہیں۔

تین لاکھ افغان خاندانوں کی ہجرت

افغانستان بھی خشک سالی کی لپیٹ میں ہے۔ تین لاکھ افغان خاندان دوسرے علاقوں کو ہجرت کر گئے ہیں۔ خشک سالی کے سبب سے زیادہ متاثر ہونے والے صوبوں میں قندھار، ہلمند زابل اور نیمروز شامل ہیں۔

بھارت کی آبادی ایک ارب

بھارت کی آبادی گزشتہ روز ایک ارب ہو گئی۔ چین کے بعد اب بھارت دوسرا ملک ہے جس کی آبادی ایک ارب ہو گئی ہے۔ آبادی کے اعتبار سے بھارت چین کے بعد دوسرا بڑا ملک ہے۔

ابوسیاف کے ساتھ خفیہ مذاکرات

فلپائن میں ابوسیاف باغیوں کے ساتھ، یرغمالیوں کو چھڑانے کے لئے خفیہ کوشش شروع ہو گئی ہیں۔ فلپائنی اور لیبیائی مذاکرات کنندگان ابوسیاف باغیوں کے ساتھ مذاکرات کے لئے نامعلوم مقام پر پہنچ گئے ہیں۔

سعودی عرب میں اللہ کے دشمن

سعودی وزیر انصاف نے کہا ہے کہ سعودی عرب میں انسانی حقوق پر تنقید کرنے والے اللہ کے دشمن ہیں۔ اسلام انسانی حقوق کی سب سے بہترین گارنٹی ہے۔ ملک میں مکمل اسلامی قوانین نافذ ہیں۔

ایٹمی طاقت تسلیم نہیں کریں گے

اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کو ایٹمی طاقت تسلیم نہیں کریں گے۔ دونوں ممالک این پی ٹی پر دستخط کر دیں۔ اسرائیل کو بھی ہدف تنقید بنایا گیا۔ بھارت نے کہا ہے کہ نہ تو این پی ٹی پر دستخط کریں گے اور نہ ایٹمی پروگرام رول بیک کریں گے۔

اطلاعات و اعلانات

تقریب رخصتانہ

○ عزیزہ مکرمہ مسرت شاہین صاحبہ بنت مکرم خادم حسین صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کی تقریب رخصتانہ مورخہ 8۔ مئی 2000ء کو منعقد ہوئی۔ قبل ازیں 18۔ مارچ 2000ء کو بیت المہدی میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے عزیزہ کا نکاح ہمراہ مکرم محمد شفیق صاحب ابن مکرم محمد اسماعیل صاحب مرحوم ساکن دارالعلوم جنوبی ربوہ بحق مہر چالیس ہزار روپے پڑھا تھا۔ تقریب رخصتانہ کے موقع پر دعا مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل نے کروائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ عزیزہ اقرا سلیم بنت مکرم مرزا محمد سلیم بیگ صاحب آف ٹاؤن شپ لاہور بیمار ہیں۔

○ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب راجپوت دارالصدر ربوہ کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ محترمہ والدہ مبارک احمد عابد صاحب کارکن دفتر مجلس انصاراللہ پاکستان سخت بیمار ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم عبدالحکیم خان صاحب کاٹھ گڑھی صدر جماعت و امیر حلقہ گڑھ موڑ ضلع جھنگ بعارضہ قلب اور دیگر مختلف عوارض کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ معجزانہ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب ناصر آباد غربی ربوہ لکھتے ہیں میرا بھانجا عبدالشکور ولد عبدالغفور صاحب شہری (مرحوم) بتاریخ پانچ مئی 2000ء راولپنڈی میں اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال کر گیا۔ عمر چالیس سال تھی۔ عزیزم نے چار چھوٹے چھوٹے بچے، جوان بیوہ اور بوڑھی بیوہ ماں پسماندگان میں چھوڑے ہیں۔ جنازہ ایوان توحید راولپنڈی میں پڑھا گیا۔ اور تدفین احمدیہ قبرستان راولپنڈی میں ہوئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی والدہ، بھائی بہنوں، بیوی بچوں کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

دارالضیافت کے نئے فون نمبرز

دارالضیافت 212479
دارالضیافت 213938
بیت الظفر 213990
انچارج دارالضیافت رہائش 212185
سرائے محبت 213958

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 1

ضلع ڈیرہ غازی خان میں پیدا ہوئے۔ یکم مئی 1952ء کو جامعہ احمدیہ سے شاہد کا امتحان پاس کیا۔ اور پاکستان کے متعدد اضلاع میں پوری محنت۔ لگن اور دعاؤں کے ساتھ خدمات دینیہ بجالاتے رہے۔

جس جگہ بھی آپ رہے وہاں کے لوگ آپ کی ملنساری۔ خاکساری اور حسن اخلاق کے گرویدہ ہو گئے۔ مرحوم نے نئی نسل کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دی۔ آپ کے تربیت یافتہ متعدد افراد جماعت آج بفضل تعالیٰ بیش از پیش خدمت دین بجالانے کی توفیق پا رہے ہیں۔

موصوف صاحب رؤیا اور مجیب الدعوات بزرگ تھے۔ ہمدردی خلق کا جذبہ آپ کے دل میں کوٹ کوٹ بھرا تھا۔ ذاتی نقصان برداشت کر کے بھی دوسروں کی مدد کرتے نوجوان مربیان کی خصوصی تربیت کا خیال رکھتے۔ جب بھی کوئی نوجوان مربی ملاقات کرتا تو کسی نہ کسی رنگ میں حکمت کے ساتھ موثر انداز میں کوئی نصیحت کر دیتے۔

ہومیو پیتھک کے ماہر معالج تھے۔ غریبوں کا مفت علاج کرتے۔

31۔ اگست 1996ء کو ریٹائر ہوئے تو اپنی خدمات وقف جدید کے سپرد کر دیں۔ اور معلمین کلاس کے مدرس مقرر ہوئے اور معلمین وقف جدید کو دینی علوم پڑھانے کی سعادت حاصل کی۔

آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ 5 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔ 3 بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔ بیٹا عزیز مکرم عمران احمد بیلا روس میں میڈیکل میں زیر تعلیم ہے۔ آپ کے برادران میں مکرم عبدالغفار صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ملتان، مکرم ماسٹر عبدالجبار صاحب ربوہ، محترم بشیر احمد سیفی صاحب مینیجر یو بی ایل ربوہ ہیں۔ آپ کی دو ہمشیرگان تھیں جو وفات پا چکی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے فضل سے محترم مولانا موصوف کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے۔ جنت الفردوس میں بلند مقام سے نوازے۔ اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 11 مئی۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 31 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 42 درجے سنٹی گریڈ
جمعہ 12۔ مئی۔ غروب آفتاب۔ 6-58
ہفتہ 13۔ مئی۔ طلوع فجر۔ 3-38
ہفتہ 13۔ مئی۔ طلوع آفتاب۔ 5-11

جمہوریت کیلئے کوئی نہ کوئی حل نکالیں گے

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس ارشاد حسن خان نے 12۔ اکتوبر کے فوجی اقدام کے جواز پر درخواستوں کی سماعت کے دوران اپنے ریمارکس میں کہا کہ فوجی اقدام کا ایسا فیصلہ آئے گا جس سے فوج کا راستہ بند ہو جائے گا اور معیشت اور جمہوریت بحال ہوگی۔ ایسا نظام لایا جائے کہ جمہوریت قائم رہے۔ آئندہ کے لئے فوجی مداخلت کا دروازہ بند کر دیں گے۔ انہوں نے کہا عوام نے مینڈیٹ دیا انہوں نے فوج کو دے دیا۔ موجودہ حالات کے ذمہ دار سابق حکمران ہیں۔ جب عدلیہ نے کہا کہ فوجی عدالتیں قائم نہیں کی جاسکتیں تو حکومت نے مخالفت کی فاضل چیف جسٹس نے کہا کہ ایسی سرخیاں نہ نکالیں جس سے کسی خاص فیصلے کا تاثر ملے۔

ایس ایم ظفر کے دلائل

عدالتی معاون ایس ایم ظفر نے کہا کہ مسلح افواج کے اقتدار سنبھالنے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ غیر معینہ مدت کے لئے حکمرانی کرتے رہیں۔ فوجی حکومت کو قانونی حیثیت بین الاقوامی طور پر تسلیم کرنے سے نہیں دی جاسکتی۔ یہ صرف سپریم کورٹ کا کام ہے۔ انہوں نے کہا کہ نظریہ ضرورت برائی کی ماں ہے۔ چیف ایگزیکٹو کو آئینی ترمیم کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔ جنرل ضیاء 90 دن کے لئے آئے اور 11 سال لے گئے۔

نواز شریف اٹک جیل میں

نواز شریف کو اٹک قلعہ میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ یہاں پر ہیلی کاپٹر ریفرنس کی سماعت ہوگی۔ نیب کی طرف سے الزام ہے کہ انہوں نے 1993ء میں ایک روسی ہیلی کاپٹر خریدا جس کا ذکر اپنے اثاثوں میں نہیں کیا۔ نواز شریف کو پہلے بذریعہ طیارہ کراچی سے راولپنڈی پہنچایا گیا جہاں سے بعد ازاں اٹک لے جایا گیا۔

حکومتی وضاحت مسترد ہڑتال ہوگی

توہین رسالت کے قانون پر حکومت کی وضاحت مسترد کر دی گئی۔ 19 مئی کو ہر قیمت پر ہڑتال ہوگی۔ یہ بات جمعیت العلمائے اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمان نے بتائی۔

ہڑتال سے لاتعلقی کا اعلان

وزیر خزانہ سے کامیاب مذاکرات کے بعد انجمن تاجران پاکستان نے ہڑتال سے لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے۔ انجمن کے صدر اظہر سعید بٹ نے کہا ہے کہ ہم حکومت کے ساتھ محاذ آرائی نہیں چاہتے۔ سی بی آر ہمیں محاذ آرائی کی طرف دھکیل رہا ہے۔

ثمرات جلد ظاہر ہونگے

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ ترقی کی نئی راہیں متعین کرنی ہیں۔ ثمرات جلد ظاہر ہونگے۔ وفاقی کابینہ نے چائلڈ لیبر کے خاتمے کے لئے ایکشن پلان کی منظوری دے دی۔ پرائمری تعلیم کو وسعت دیکر لیبر مارکیٹ سے بچوں کو نکالا جائے گا۔ کابینہ نے کئی دیگر منصوبوں اور معاہدوں کی بھی منظوری دی۔

ہر پاکستانی پر انکم ٹیکس

نئی ٹیکس پالیسی کے تحت ہر پاکستانی کو انکم ٹیکس دینا ہوگا۔ فوج نے انکم ٹیکس و سیلز ٹیکس کے عملہ کی تربیت شروع کر دی ہے۔ رواں ماہ کے آخری ہفتہ میں ہر گھر اور ہر دوکان پر ایک فارم بھجوایا جائے گا۔ اس طرح سے 5 لاکھ نئے ٹیکس دہندگان ملیں گے جس سے حکومت کو اڑھائی کھرب روپے کی اضافی آمدنی متوقع ہے۔

امین اور سلطان لاکھانی کا سراغ

قومی احتساب بیورو نے تصدیق کر دی ہے کہ امین لاکھانی اور سلطان لاکھانی کو انہوں نے گرفتار کر رکھا ہے۔ بیورو نے بتایا ہے کہ بات خفیہ رکھی گئی تھی تاکہ کوئی فرار نہ ہو جائے۔ دونوں بھائیوں کو مالی بدعنوانیوں کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔

مدارس کے خلاف آپریشن ہونے والا ہے

بینظیر بھٹو نے انکشاف کیا ہے کہ دینی مدارس کے خلاف آپریشن ہونے والا ہے وزیر داخلہ وعدہ کر آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سندھ میں خشک سالی حکومت کا سندھ کے خلاف متعصبانہ رویہ رکھنے کی وجہ سے ہے۔ حکومت کی ساری توجہ پنجاب پر مرکوز ہے۔ حکومتی اقدامات سندھ کے لئے ناکافی ہیں۔

کوئی کھلاڑی ملوث نہیں

پاکستان کرکٹ کنٹرول بورڈ کے سربراہ جنرل توقیر ضیاء نے کہا ہے کہ پاکستان کی موجودہ کرکٹ ٹیم کا کوئی رکن جوئے میں ملوث نہیں۔ انہوں نے کہا کہ تحقیقاتی رپورٹ میں ٹھوس ثبوت درج نہیں ہیں۔ رپورٹ کا یہ حصہ شائع نہیں کیا جائے گا۔ باقی رپورٹ شائع کر دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ آئی سی سی یا اس کے رکن ممالک کے پریشر کی پرواہ نہیں۔

کرپٹ ارکان کی نااہلی

قومی احتساب بیورو کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل سید محمد امجد نے بتایا ہے کہ کرپٹ ارکان پارلیمنٹ کی نااہلی کے لئے جلد چیف الیکشن کمشنر سے رجوع کریں گے۔ موجودہ وزراء کے خلاف بھی کوئی کیس آیا تو احتساب کے جال میں لائیں گے۔ معطل پارلیمنٹ کی تھوڑی بہت تعداد ایماندار بھی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ گرفتاری رہائی اور دیگر اہم اختیارات صرف میرے پاس ہیں۔

تھر کے بعد سبی میں بھی خشک سالی

تھرپارکر کے علاقہ مٹھی میں جو آجکل خشک سالی کے لپیٹ میں ہے، ٹی بی کے مریضوں کی تعداد 10 ہزار ہو گئی ہے۔ مٹھی، چھاچرو اور دیگر علاقوں میں آرمی میڈیکل ٹیمیں امدادی کارروائیوں میں مصروف ہیں۔

نواز شریف کے خلاف مزید 4 ریفرنس

رائے ونڈ میں سرکاری فنڈز کے غلط استعمال کے خلاف نواز شریف خاندان کے خلاف اس ہفتہ مزید 4 ریفرنس دائر کئے جائیں گے۔

چیف انجینئر گوجرانوالہ گرفتار

قومی احتساب بیورو نے چیف انجینئر گوجرانوالہ کو گرفتار کر لیا ہے۔ ان پر ضلع کونسل لاہور کے کمپلیکس کی تعمیر میں دو کروڑ روپے کمیشن لینے کا الزام ہے۔

حکمران پہلے خود احتساب دیں

تاجر رہنما عمر سیلیا نے کہا ہے کہ اب حکومت سے مذاکرات نہیں ہونگے۔ حکمران پہلے خود احتساب دیں پھر ٹیکس لیں۔ جنرل سیلز ٹیکس ہماری زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔

تاجروں کو ہراساں نہ کریں

فوج نے سی بی آر افسروں کی اس بارے میں سخت جواب طلبی کی ہے کہ وہ تاجروں کو ہراساں کر رہے ہیں۔ فوجی حکام نے کہا کہ خوف پھیلانے والے سی بی آر ملازمین کے خلاف ایکشن ہوگا۔

احمد مختار گرفتار 20 روزہ ریمانڈ

نادہندگی اور ٹیکس چوری کے الزام میں پیپلز پارٹی کے سابق سیکرٹری جنرل اور سابق وفاقی وزیر چوہدری احمد مختار کو گرفتار کر کے ان کا 20 روزہ ریمانڈ حاصل کر لیا گیا ہے۔

الیکشن کمیشن کو خود مختاری دینے کا فیصلہ

وفاقی کابینہ کے اجلاس میں الیکشن کمیشن آف پاکستان کو مالی اور انتظامی خود مختاری دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ کمیشن کے چیئرمین کو جملہ رقوم استعمال کرنے اور عملے کی ترقی و تنزلی کے اختیارات دے دیئے گئے ہیں۔ یہ فیصلہ جنرل مشرف کے الیکشن کمیشن کے دورے میں کیا گیا۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون
میاں عبدالمنان ناصر دوکان 212750
ابن میاں عبدالسلام صاحب گھر 211749

نورتن
جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 213699 گھر 211971

آپکی اپنی ایجنسی
فرینڈز
اسٹیٹ ایجنسی
زرعی وسکنی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے
23۔ بلال مارکیٹ۔ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دفتر 211078 رہائش 211573

خوشخبری
وول۔ کاٹن۔ سلک۔ لیڈیز اینڈ جینٹس ورائٹی۔
ہمارے شوروم پر پردہ کلاتھ کی سیل لگ چکی ہے۔
پردوں کی سلائی بالکل مفت نیز اولمپیا کارپٹ۔
سینٹر پیس اور قالین بھی دستیاب ہیں۔ اب آپ
فیصل آباد ریٹ پر ہول سیل کپڑا ابھی خرید سکتے ہیں۔
ناصر نایاب
کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 - ربوہ فون 434

61